سیتامئو ریاست میں محرم کی عزاداری

ڈاکٹر منوہر سنگھ راناوت☆

سیتامئو کے حاکم، جودھپور کے حاکم ''موٹاراجہ'' اُدے سنگھ کے خاندان سے ہیں۔ اُدے سنگھ کے چوتھے بیٹے دلپت کو مغل بادشاہ شاہجہاں کی جانب سے جالور اور اس کی موت کے بعد اس کے بیٹے رتن سنگھ کو ۱۶۵۶ء میں رتلام کی جاگیر ملی تھی۔ رام سنگھ اور شیو سنگھ اس کے وارث ہوئے۔ شیو سنگھ کے لاولد مرنے کی وجہ سے اس کا سوتیلا بھائی کیشو داس رتلام کا حاکم بنا۔

۱۶۹۴ء میں کیشو داس کے افسران کے ہاتھوں ''امینِ جزیہ'' ناصرالدین مارا گیا۔ نتیجے میں اورنگ زیب نے رتلام کو ضبط کرلیا۔ کیشو داس پھر بھی شاہی خدمت پر فائز رہا۔ اس کے کام سے متاثر ہوکر اورنگ زیب نے ۱۷۰۱ء میں اسے رتلام کی جگہ تیت رود کا پرگنہ جاگیر میں دے دیا۔ تب اس نے تیت رود کے بجائے سیتامئو کو اپنی حکومت کا مرکز بنایا اور اس طرح ۳۱/اکتوبر ۱۷۰۱ء کو کیشو داس کے ہاتھوں سیتامئو ریاست وجود میں آئی۔ اس کے بعد گج سنگھ، فتح سنگھ، راج سنگھ، بھوانی سنگھ، بہادر سنگھ، شاردل سنگھ اور رام سنگھ سلسلے وار سیتامئو کے حاکم بنے۔ راجہ رام سنگھ ریاستوں کی ہندوستانی یونین میں شمولیت کے وقت سیتامئو کا حاکم رہا تھا۔

اس وقت سیتامئو مدھیہ پردیش کے مندسور ضلع کی صدر تحصیل ہے۔ سیتامئو ریاست کی آبادی، ۱۸۸۱، ۱۸۹۱، ۱۹۰۱/اور ۱۹۱۱ عیسوی میں ۲۷۹۰۵، ۲۸۴۵۲، ۳۱۴۰۶، ۲۳۹۷۶ تھی۔ ان میں مسلم آبادی ۱۵۲۸، ۱۷۸۱، ۱۵۱۷، ۱۷۱۷، تھی۔ ۱۹۱۱ء میں سیتامئو کی مسلم آبادی ۱۰۶۹ تھی، ۱۹۷۱ء میں سیتامئو شہر کی کل آبادی ۸۰۳۵۲ تھی۔

مذہبی رجحان کی وجہ سے یہاں کے حکمراں شروع سے ہی معاشرتی روایات سے جڑے رہے۔ مذہبی تیوہاروں کے موقعوں پر وہ نہ صرف مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو مالی امداد دیتے تھے بلکہ خود بھی مختلف تقریبات میں شامل ہوتے تھے۔ سیتامئو ریاست چھوٹی ہونے کی وجہ سے یہاں مذہبی ہم آہنگی کا بھرپور ماحول تھا۔ اسی سلسلے میں امام حسینؑ کا ماتم منانے کی روایت کو یہاں بیان کیا جارہا ہے۔

یکم محرم کو رات کے وقت قاضی باڑہ اور پان پُوریا محلے میں چوکی ڈھلتی ہے۔ قاضی باڑہ محلے

☆ ڈپٹی ڈائریکٹر نٹ ناگر شودھ سنستھان، سیتامئو

کا چوکی تالاب پر پہنچ کر دھوئی جاتی ہے۔ وہاں سے قصائی گلی ہوکر صدر بازار پھر لوہار گھائی ہوتے ہوئے امام باڑے آتے ہیں۔ کاغذی باڑے کے تعزیے کی تعمیر میں سیتامئو ریاست کی جانب سے مالی امداد دی جاتی تھی اس لیے وہ سرکاری تعزیہ کہلاتا تھا۔ امام باڑے سے پان پوریا کی چوکی چلتی ہے جو گنگا دھار یا بازار قصائی گلی ہوکر تالاب پر آتی ہے اور وہاں چوکی دھوکر فاتحہ ہوتی ہے۔ وہاں سے نہار گھائی اور صدر بازار ہوتے ہوئے پان پوریا امام باڑے آتے ہیں۔

۲ **محرم** کو رات میں لکھیرہ پنچایت اور کاگدی پورہ پنچایت کی چوکی ڈھلتی ہے۔ لکھیرہ پنچایت کے امام باڑے سے چل کر چوکی صدر بازار، قصائی گلی ہوکر تالاب پر آتے ہیں۔ فاتحہ ہونے کے بعد لوہار گھائی سے ہوکر لوگ امام باڑے چلے آتے ہیں۔ کاگدی پنچایت امام باڑے سے پوسٹ آفس روڈ ہوکر بھگور گیٹ، ویری ماتا چوکی ہوتے ہوئے لوہار چوک ہوکر تالاب پر آتے ہیں۔ چوکی دھلنے کے بعد فاتحہ ہونے کے بعد چوکی واپس امام باڑے لائی جاتی ہے۔

۳ **محرم** کو منصوری جماعت کے لوگ پنچایت (پنجارہ) پیر مدار گلی سے ہوکر صدر بازار ہوتے ہوئے، تالاب پر آتے ہیں۔ شاہ پنچایت (فقیر) امام باڑے سے مارکٹ گلی سے مٹھ گلی، صدر بازار ہوکر قصائی گلی ہوتے ہوئے تالاب پر آتے ہیں۔ یہاں فاتحہ ہونے کے بعد واپس امام باڑے آتے ہیں۔

۴ **محرم** کو حمال یونین کا نشان' دو ہرے جھنڈے' بھگور دروازے سے صدر بازار لوہاری چوک تک لے جایا جاتا ہے جہاں تبرک تقسیم کرتے ہیں۔

۵ **محرم** کو قاضی باڑہ پنچایت کے نشان نکلتے ہیں۔ بھگور گیٹ سے روانہ ہوکر لوہاری چوک ہوکر قاضی باڑہ امام باڑہ تک بینڈ باجے کے ساتھ عقیدتمند آتے ہیں۔

۶ **محرم** کو پان پور پنچایت نشان کا جلوس بھگور گیٹ سے شروع ہوکر صدر بازار، آزاد چوک، لوہاری چوک، گونگدھار بازار اور پان پوریا امام باڑے آتا ہے۔

۷ **محرم** کو مہندی کی رسم ہوتی ہے جسے سہرہ چڑھانا کہا جاتا ہے۔

شام کو بھگور گیٹ سے مہندی کا جلوس چلتا ہے جو معہ بینڈ باجے کے آزاد چوک ہوکر لوہاری چوک تک جاتا ہے پھر مہندیاں اپنے اپنے مقام پر واپس چلی جاتی ہیں۔

۸ **محرم** کو قاضی باڑہ پنچایت کا علم کا جلوس (دو شمشیریں لٹکا کر عالم بنائے جاتے ہیں) بھگور گیٹ، آزاد چوک، لوہاری چوک ہوکر قاضی باڑہ پنچایت جاتا ہے۔

۹ محرم کی شب گشت کی رات (قتل کی رات) کہلاتی ہے۔ سبھی پنچایتوں کے امام باڑوں پر شام کو چار سے پانچ بجے تک تعزیوں کی سجاوٹ کا کام پورا کرلیا جاتا ہے۔ منت ماننے والے ہندو اور مسلمان فرقوں کے لوگ نوٹوں کا سہرہ منت کے مطابق چڑھاتے ہیں۔ منتیں پوری ہونے پر لوگ محرم کے موقعہ پر چاندی کے ہاتھ، پیر، دل، گردہ وغیرہ بنواکر چڑھاتے ہیں۔ بیمار لوگ جادو ٹونے کا اثر دیکھنے کے لیے تعزیئے پر کچھے میں کورا کاغذ باندھتے ہیں۔ اسے ایک تاریخ کو کھولا جاتا ہے اور اس سے استخارہ کیا جاتا ہے۔

اسی دن رات کو ۸ بجے پان پوریا محلے کا تعزیہ سلاوت چوک سے اٹھتا ہے اور پان پور یا امام باڑے کے سامنے آتا ہے۔ دس بجے کے بعد یہاں سے جلوس چل کر گنگدھار یا بازار آتا ہے۔ سیدوں کے محلے سے شہیدوں کا تعزیہ چل کر پان پوریا امام باڑے کے یہاں 'مقام' لگاکر اس کے پیچھے چلتا ہے۔ لکھیرہ امام باڑے سے لکھیرہ کا تعزیہ پیچھے ہوجاتا ہے۔ صدر بازار کا تعزیہ لوہاری چوک میں ایک بجے تک آتا ہے۔ لکھیرہ کا تعزیہ پان پوریا کے پیچھے رہتا ہے۔ بھگور دروازے تک جاتے وقت ایک بار پان پوریا اور دوسرے مقام پر لکھیرہ پنچایت کا تعزیہ آگے رہتا ہے۔ قاضی باڑہ پنچایت کا تعزیہ امام باڑے سے قریب ۱۱ بجے اٹھتا ہے اور لوہاروں کی گھاٹی ہوتا ہوا پان پور کے تعزیے کا 'مقام' لگنے کے بعد قاضی باڑہ تعزیے کا مقام لگتا ہے۔ یہاں سے یہ کچھ وقت ٹھہرنے کے بعد روانہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے قاضی باڑہ کا تعزیہ، اس کے پیچھے لکھیرہ کا تعزیہ اور س کے بعد پان پوریا کا تعزیہ رہتا ہے۔ سب تعزیے ناتھو لال تھانیدار کے دروازے تک آتے ہیں۔

تھانیدار کے دروازے پر چاروں تعزیوں کے پیچھے کا گڈی پورہ منصوری مقام لگتا ہے اور سب تعزیے کبھی آگے تو کبھی پیچھے رہتے ہیں۔ ان تعزیوں کے پیچھے شہیدوں کا تعزیہ رہتا ہے۔ قصابوں کا تعزیہ سب سے پیچھے رہتا ہے۔ یہاں سے سبھی کا جلوس چل کر آزاد چوک تک آتا ہے۔ آزاد چوک سے واپس اپنے اپنے مقام تک چلے آتے ہیں۔ صبح ۶ بجے سے قبل سب تعزیے اپنے اپنے مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔

۱۰ محرم کو سلاوٹی چوک سے پان پوریا کا تعزیہ ۹ بجے صبح اٹھتا ہے۔ راستے میں شہیدوں کا تعزیہ شامل ہوتا ہے اور پان پوریا امام باڑے میں مقام لگتا ہے۔ وہاں سے جلوس چل کر گنگدھار یہ بازار آتا ہے۔ یہاں دونوں کا مقام لگتا ہے۔ ۱۱ بجے یہاں سے چل کر صدر بازار ہوتا ہوا لوہاروں کے

چوک میں ۲ بجے کے قریب مقام لگتا ہے۔ راستے میں پان پوریا کے تعزیے کے پیچھے لکھیروں کا تعزیہ آنے پر ان کا مقام لگتا ہے۔ اُن کے پیچھے شہیدوں کے تعزیے کا مقام لگتا ہے۔

قاضی باڑے کا تعزیہ ایک بجے امام باڑے سے چل کر لوہاری گیٹ دو بجے پہنچتا ہے، پان پوریا لکھیرہ اور شہیدوں کے مقام لوہاری چوک میں لگنے کے بعد قاضی باڑے کے تعزیے کا مقام بھی لوہاری چوک میں لگ جاتا ہے۔ یہاں سے پہلے قاضی باڑہ کا تعزیہ آگے چلتا ہے۔ پھر ان کے پیچھے لکھیرہ کا پھر پان پور کا، پھر شہیدوں کا، پھر قصابوں کا تعزیہ اٹھتا ہے۔ راستے میں منصوری پنچایت اور کاکذی پنچایت اور شاہی پنچایت کے تعزیے مل جاتے ہیں۔ پیر مدار علی سے یہ تعزیے پان پور کے تعزیے کے پیچھے چلتے ہیں اور ان کے بعد شہیدوں کا تعزیہ بھی ان کے پیچھے چلتا ہے۔ اس کے بعد شاہی پنچایت و ترشی پنچایت کے تعزیے رہتے ہیں۔ تھانیدار کے یہاں مقام ہوتا ہے۔ یہاں سے پھر چل کر تعزیے ایک کے بعد ایک آزاد چوک تک پہنچتے ہیں۔ یہاں پر تعزیہ داروں کا الگ الگ کمیٹیوں کی جانب سے استقبال کیا جاتا ہے۔ یہاں سے چل کر ایک کے بعد ایک تکھور گیٹ تک سبھی تعزیے رات کو ایک یا ڈیڑھ بجے تک پہنچ جاتے ہیں۔

۱۱ **محرم کو چلنے** والے محرم کے جلوس کے آگے ہندو عورتیں پانی کا چھڑکاؤ کرتی ہیں۔

۱۲ **محرم** کو اکھاڑے والوں کی طرف سے بھگوریا دروازے پر ایک جلوس بنایا جاتا ہے جو لوہاروں کی گھاٹی تک جاتا ہے۔ سبھی بھاگیدار اپنے کرتب دکھاتے ہیں۔ آخر میں تبرک تقسیم کیا جاتا ہے۔ سبھی بینڈ باجے والے باہر سے آتے ہیں یہ اہتمام دس روز تک حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی یاد میں کیا جاتا ہے۔

نوٹ: ۱- قاضی باڑے کے تعزیے کی سیتامئو ریاست کی جانب سے مدد کی جاتی تھی۔ اس لیے اسے سرکاری تعزیہ کہتے ہیں۔

۲- قاضی باڑے کے تعزیے کے سامنے مندر کے جھروکے سے سیتامئو کے حکمراں تعزیوں کی زیارت کرتے تھے اور اکھاڑے وغیرہ کا لطف اٹھاتے تھے۔

۳- گڑھ کے پاس تعزیہ آنے پر زنانے محل کی طرف بھی تعزیوں کا منھ کیا جاتا تاکہ رانیاں بھی زیارت کرسکیں۔

۱۲ محرم کو سوئم کیا جاتا ہے۔ مسجد میں کلمہ پڑھا جاتا ہے۔ چنے اور میوہ ملاکر تبرک تقسیم کیا جاتا ہے۔

سوجی، شکر، میوہ، دودھ ڈال کر روٹ (ایک قسم کی روٹی) بنایا جاتا ہے۔ فاتحہ ہونے کے بعد روٹ ملنے والوں کو بھیجتے ہیں۔

۹ اور ۱۰ تاریخ کو بینڈ باجے کے ساتھ اکھاڑہ بھی رہتا ہے۔ دس دن تک منت والے فقیر بنتے ہیں اور ہرے کپڑے پہنتے ہیں اور پہلی تاریخ سے ۱۰ تاریخ تک لگاتار لنگر لٹاتے ہیں۔ جگہ جگہ سبیلیں بنتی ہیں جہاں شربت پلایا جاتا ہے۔ حلیم بنایا جاتا ہے۔ (سبھی طرح کی دالیں، گوشت، گیہوں ملا کر گھونٹ کر بنایا جاتا ہے)۔ یہ پروگرام ایک سے بارہ تاریخ تک رہتا ہے۔ ایک سے دس تاریخ تک دودھ کا شربت بنا کر بانٹا جاتا ہے۔

کتابیات

۱- سیتامئو سٹیٹ گزیٹر فائل، شری نٹ ناگر شدھ سنستھان، سیتامئو میوزیم میں ہاتھ کی لکھی کاپی

۲- سیتامئو سٹیٹ گیزیٹر کیپٹن سی ای لوارڈ ۱۹۰۸ء

۳- سیتامئو ایڈمنسٹریٹو رپورٹ

۴- سیتامئو سینس رپورٹ، میجر سی الوارڈ سپرننڈنٹ آف سینس آپریشن، ان سنٹرل انڈیا ۱۹۱۱ء

۵- سیتہ مئو راج کا اتہاس ایڈیٹر ڈاکٹر منوہر سنگھ راناوت۔ ناشر: شری نٹ ناگر شودھ سنستھان

۶- سیتامئو راجیہ کا سماجک آرتھک اتہاس، انیسویں شتابدی ڈاکٹر ریتا کوٹھاری کرت ناشر: شری نٹ ناگر شدھ سنستھان، سیتامئو

۷- سینسس آف انڈیا مندسور۔ اے۔ کے۔ پلڈیا ۱۹۷۱ء

۸- رو یہ کار راجہ رام سنگھ کے

۹- رتلام کا پرتھم راجیہ، مصنف ڈاکٹر رگھوبیر سنگھ، ناشر راج کمل پرکاشن نئی دہلی

۱۰- جودھپور راجیہ کی کھیات حصہ۔۱، ایڈیٹر ڈاکٹر رگھوبیر سنگھ اور ڈاکٹر منوہر سنگھ راناوت، ناشر: پنچ شیل پرکاشن، نئی دہلی